Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | بدھ ۹ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۔ ۱۸ صلح ۱۳۶۸ہش ۔ ۱۸ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۶

اللہ تعالیٰ اس سال کو احمدیت کا سال بنادے

ہر طرف سچائی اور راستی کا نور پھیلے

جملہ احبابِ جماعت کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے نئے سال کی مبارکباد اور دعائیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کے نام ایک مکتوب میں تمام احبابِ جماعت کو نئے سال کی مبارکباد دی ہے اور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام کہا ہے۔

حضور نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس سال کو احمدیت کا سال بنادے۔"

حضور نے دعا اور ابتہال کے چیلنج کے ضمن میں دعا کی کہ:

"اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے روشن پہلو اسی شان سے ظاہر ہوں جس شان سے گزشتہ سال ظاہر ہوئے۔ ہر طرف سچائی اور راستی کا نور پھیلے۔"

حضور نے فرمایا:

"تمام جماعتوں کو میری طرف سے بہت بہت محبت بھرا اسلام کہہ دیں اور نئے سال کی مبارکباد کا پیغام دے دیں۔

سب کارکنانِ سلسلہ اور اہلِ ربوہ کو بھی محبت بھرا اسلام اور مبارکباد کا پیغام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ صد سالہ جوبلی کی برکتوں کے وارث ہوں۔"

حضور نے یہ ارشادات اس مکتوب میں فرمائے ہیں جو محترم ناظر اعلیٰ صاحب کی نئے سال کی مبارکباد اور نیک تمناؤں کی ٹیلیگرام کے جواب میں آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ کریم حضور کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ حضور کو ہر آن کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے اور ہم احبابِ جماعت کی طرف سے حضور کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔

پیارے آقا کا مکتوب گرامی

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ ہمیشہ الفضل کی حفاظت فرمائے

الفضل اللہ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ تمام قارئین کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام اور سالِ نَو کی مبارک

پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایڈیٹر صاحب الفضل کے نام ایک تازہ مکتوب گرامی میں الفضل کو اپنی بھرپور دعاؤں سے نوازا ہے۔ الفضل کے معیار کی ترقی کو سراہا ہے اور نہایت ہی دلکش اور خوبصورت انداز میں الفضل کا ذکر کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پاکیزہ خط کے بعض حصے قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں:

".... بڑی توجہ سے الفضل کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ آپ اپنے ذوق سے استفادہ کے علاوہ قارئین اور ان دوستوں کے مشورہ سے بھی استفادہ کر رہے ہیں جن کو مشورے دینے کی عادت ہوتی ہے۔ آپ کے ایک اداریے سے یہ بھی احساس ہوا کہ کانٹوں سے نباہ کرنے کی صلاحیت بھی آپ میں موجود ہے۔ صرف گل ہی عزیز نہیں.... آپکی کوششیں قابلِ تحسین ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ میں دعا میں اس نکتے کو یاد رکھتا ہوں کہ الفضل کی زبان محض ۳۲ دانتوں میں نہیں بلکہ ۳۲ دشمن دانتوں میں گھری ہوئی عمدگی سے مافی الضمیر ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسکی حفاظت فرمائے۔ چشم بد دور۔ اپنے ساتھیوں کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام کہیں۔ آپ سب کو نیا سال مبارک ہو۔ قارئین الفضل تک میرا محبت بھرا اسلام اور سالِ نَو کی مبارک بھی پہنچادیں۔ اللہ آپکے ساتھ ہو۔"

ہر آنے والی نسل کا کام ہے کہ بزرگوں کی نیکیوں کو جاری رکھے

شادی تقویٰ میں آگے قدم بڑھانے کا موجب بنتی ہے

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے پوتے مکرم ندیم احمد فیضی صاحب کی تقریبِ نکاح پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بیت الفضل لنڈن میں مکرم کیپٹن سجاد حسین صاحب کی دختر عزیزہ راشدہ بانو حسین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم ندیم احمد صاحب فیضی ابن مکرم فیض الرحمان فیضی صاحب کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰۰ ڈالر حق مہر پر فرمایا۔ عزیزہ راشدہ بانو حضرت احمد حسین صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی پوتی اور عزیزم ندیم احمد فیضی حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے پوتے ہیں

حضور نے خطبہ نکاح میں دونوں خاندانوں کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ خطبہ نکاح کی آیات میں بالخصوص تقویٰ پر زور دیا گیا ہے۔ شادی ہر ایک پہلو سے تقویٰ میں آگے قدم بڑھانے کا موجب بنتی ہے۔ حضور نے فرمایا جس طرح ان خاندانوں کے بزرگوں کی عظیم الشان خدمات نشانِ راہ بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ہر اگلی نسل کا کام ہے کہ وہ پہلے بزرگوں کی نیکیوں اور خدمات کو جاری رکھے۔ یہ نیکیاں قصہ پارینہ نہ بن جائیں بلکہ اپنے عمل سے ہر نسل انہیں دوام بخشتی چلی جائے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ حضرت سیدہ ام طاہر کے سب سے بڑے بھائی یعنی حضور کے ماموں تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرق اوسط میں خدمتِ دینِ حق کی توفیق سے نوازا۔ خصوصاً شام میں آپ کے ذریعہ نہایت باوفا اور تقویٰ شعار جماعت قائم ہوئی حضور نے فرمایا کہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کو عربی زبان میں غیر معمولی مہارت اور دسترس حاصل تھی۔ آپ کی تحریر دیکھ کر اندازہ لگانا خود عربوں کے لیے مشکل ہوتا تھا کہ یہ کسی غیر عرب کی تحریر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سیدنا حضرت فضل عمر کو خدا تعالیٰ نے جن چنیدہ خدام سے نوازا ان میں سے ایک حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب تھے۔

عزیزم ندیم احمد فیضی کی جگہ ان کے چچا مکرم صفی اللہ شاہ صاحب نے بطور وکیل ایجاب و قبول کے فرائض سرانجام دیئے۔ اعلانِ نکاح کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ رشتہ مثمر برکاتِ حسنہ بنائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ ؍ صلح ۱۳۶۸ ہش ۱۸ ؍ جنوری ۱۹۸۹ء

تقویٰ سے تزئین

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ حضور پُر نور کی کوشش یہ ہے کہ سو سالہ جشنِ تشکر سے پہلے جماعت تقویٰ کے زیور سے مزیّن ہو جائے۔ ہمارے خیال میں اس مختصر سے فقرہ میں تین باتیں خاص طور پر قابلِ غور ۔ اور غور کے بعد ۔ قابلِ عمل ہیں پہلی بات تو وقت کی ہے۔ یعنی سو سالہ جشن تشکر سے پہلے پہلے ۔ اب اس جشن کے انعقاد میں عرصہ ہی کتنا رہ گیا ہے ۔ ایک سال سے بھی کم ۔ اس عرصہ میں ہمیں وہ کچھ کرنا ہے جو اس عرصہ کے بیان کے بعد فرمایا گیا ہے وہ کیا ہے ۔ پہلی بات تقویٰ کے حصول کی ۔ تقویٰ کے سلسلہ میں ہم سب جانتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے لیکن ڈرنا کس قسم کا ایسا جو محبت پیدا کرے ۔ خوف بھی ہو لیکن ایسا خوف جس پر محبت غالب ہو ۔ خوف اس بات کا کہ محبت میں رخنہ نہ آجائے ۔ محبت کے حقیقی اظہار میں کوئی کسر نہ رہ جائے ۔ خامیوں کا دور کرنا اگرچہ خوف کی وجہ سے ہو لیکن خوف اس بات کا کہ اگر خامی رہ گئی تو محبت ناقص ہو جائے گی گویا کہ یہاں بھی محبت ہی حاوی ہو، اور نیکی بھی اس لئے کریں کہ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے اور نیکیاں ہی اس زندگی کو بھی اور اگلی زندگی کو بھی سنوارنے کا باعث ہیں ۔ گناہ نہ کرنے سے بھی انسان پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ پاکیزگی اپنے اندر منفی رنگ رکھتی ہے۔ جیسے چوری نہ کرنا۔ جھوٹ نہ بولنا ۔ ہے نا دونوں باتوں میں نفی کا رنگ ۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی نہا دھو کر میل کچیل تو صاف کر دے لیکن اس سے اگلا قدم جس کی ضرورت ہے وہ مثبت ہونا چاہیئے ۔ اچھے کپڑے پہننا خوشبو لگانا وغیرہ ۔ یا عورت کے لئے زیور سے مزیّن ہونا۔ تیسری بات حضور پُر نور کے فقرے میں ”مزیّن“ ہونے سے تعلق رکھتی ہے ہمیں اس تھوڑے سے عرصہ میں صرف اپنے جسم سے میل کچیل ہی کو دور نہیں کرنا بلکہ مثبت نیکیوں سے اپنے آپ کو اپنی روح کو ۔ اپنے دل کو ۔ اپنی آنکھوں کو ۔ مزین کرنا ہے ۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما ۔

جوبلی کا سال، سالِ ابتہال
اپنی فریاد و فغانِ دل کا سال
وسعتِ رحم و کرم کا معجزہ
اے زمانے بھر کے ربّ ذوالجلال!

ابوالاقبال

تیرے شہر میں

دل کو حاصل ہے عجیب ایقان تیرے شہر میں!
سچ یہ ہے ایمان ہے ایمان تیرے شہر میں

دشت و صحرا میں لئے پھرتی تھی جسکی جستجو
ہو گیا حاصل وہ اطمینان تیرے شہر میں

ہر گھڑی ہے اِک نئی کیفیت سوز و گداز
دل میں ہر دم ہے نیا وجدان تیرے شہر میں

جھولیاں بھر کر لئے جاتی ہے مخلوقِ خدا
لٹ رہی دولتِ عرفان تیرے شہر میں

آستاں پر سر بکف ہیں سرفروشوں کے جیوش
ہو رہے ہیں عشق کے پیمان تیرے شہر میں

کیا کہوں کیا کیا نظر آتا ہے میری آنکھ کو
ڈھونڈتے ہیں برکتیں سلطان تیرے شہر میں

عصرِ حاضر جن کی عظمت سے ابھی واقف نہیں
دیکھتا ہوں وہ عظیم انسان تیرے شہر میں

وہ نگہ میں سطوتِ دارا و جم لاتے نہیں
بس گئے جو سوختہ سامان تیرے شہر میں

جن کی نظروں سے بدلنے کو ہے تقدیرِ جہاں
عام ہیں وہ صاحبِ ایمان تیرے شہر میں

زندگی مشکل ہے کتنی دور تیرے شہر سے
مرحلہ ہے موت کا آسان تیرے شہر میں

حسرتِ دیدار، شوقِ گفتگو، ذوقِ نیاز
ہائے کیا کیا ہیں مجھے ارمان تیرے شہر میں

دل کی رہ جاتی ہے دل میں اور چلے آتے ہیں ہم
ٹھہر کر دو چار دن مہمان تیرے شہر میں

اب بھی ہے میری محبت میں وہی سوزِ فراق
ورنہ کیا ہوتے نہیں احسان تیرے شہر میں

(سعید احمد اعجاز)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سکونِ قلب

عبدالسمیع خان

عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ سکونِ قلب کا ذریعہ دولت ہے اور جتنی زیادہ دولت کی فراوانی ہوگی اتنا ہی زیادہ انسان کو سکون اور اطمینان نصیب ہوگا اسی بناء پر ہمارے ہاں مغربی ممالک کو رشک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہاں کے باشندے بڑی پرسکون زندگیاں گزار رہے ہیں جبکہ صورت حال اس کے برعکس ہے جیسے جیسے ان کی دنیاوی آسائشیں اور نعمتیں بڑھ رہی ہیں ان کی بے چینی اور بے قراری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً دنیا کے امیر ترین افراد کے انٹرویوز بھی شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں وہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ اس دولت نے ان کی روح کا چین دل کا آرام و اطمینان چھین لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک میں خودکشی کا رجحان بھی مسلسل ترقی پذیر ہے۔

اس بے اطمینانی کے دیگر عملی شواہد سے قطع نظر آج خودکشی کرنے والوں کے متعلق کچھ اعداد و شمار پیش ہیں جو خود انہی ممالک کی ایجنسیوں نے گہری چھان بین کے بعد تیار کئے ہیں

سب سے پہلے امریکہ کا ذکر ضروری ہے وہاں قتل اور خودکشی کی وارداتوں میں ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے گزشتہ چند برسوں کی جائزہ رپورٹس کے مطابق ۱۹۸۴ء میں ۱۹۷۹۴ افراد کو قتل کیا گیا جبکہ ان سے دس ہزار زیادہ افراد یعنی ۲۹۲۸۴ افراد خودکشی کر کے ہلاک ہوئے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۹ / اگست ۸۷ء)

جہاں لوگ اس قدر غیر مطمئن ہوں گے وہ کئی قسم کی نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور ناواجب جگہوں پر غصہ اتارنے لگتے ہیں۔ چنانچہ والدین کا تختہ مشق بننے والی ایک مظلوم مخلوق ان کی اولاد ہے اور وہ اس قدر ظالمانہ طور پر مار پیٹ اور جسمانی تشدد کرتے ہیں کہ امریکہ میں ہر سال ۴ لاکھ نوعمر بچے ماں باپ کی ناروا سختی سے تنگ آکر خودکشی کر لیتے ہیں۔

یہ ذہنی بے چینی دل کے امراض کو جنم دے رہی ہے چنانچہ ۱۹۸۷ء کے ایک جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال دل کا دورہ پڑنے اور خون کی شریانوں کی بیماریوں سے مرنے والے امریکی شہریوں کی اتنی تعداد ہلاک ہوئی جو پہلی اور دوسری عظیم جنگوں نیز کوریا اور ویت نام کی جنگوں میں ہلاک ہونے والے امریکن باشندوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے مطابق دل اور خون کی شریانوں کے باعث ۱۹۸۵ء میں گیارہ لاکھ اکسٹھ ہزار امریکی ہلاک ہوئے جبکہ دوسری جنگ عظیم اور اس صدی میں لڑی جانے والی دیگر جنگوں میں مرنے والے امریکن کی تعداد گیارہ لاکھ تینتالیس ہزار تھی

ایسوسی ایشن کے مطابق ہر ۳۲ سیکنڈ کے بعد ایک امریکی دل کے مرض سے ہلاک ہو جاتا ہے ان میں سے ۶ فیصد موقعہ پر ہی یا بیماری کی علامتیں ظاہر ہونے کے ایک گھنٹے کے اندر مر جاتے ہیں۔

(نوائے وقت ۲۱ / جنوری ۱۹۸۸ء)

دل کے امراض کا گراف اس طرح ترقی کر رہا ہے کہ ہر سال امریکہ میں دل کے بائی پاس کے ۲ لاکھ آپریشن ہوتے ہیں جن میں ۴۴ فیصد غیر ضروری ہوتے ہیں یعنی محض وہم اور ڈیپریشن کیوجہ سے لوگ آپریشن کرانا ضروری سمجھتے ہیں جبکہ طبی نقطہ نگاہ سے وہ وقت سے پیشتر ہو جاتا ہے۔

(جنگ ۵ / اگست ۸۸ء)

امریکہ کے بعد روس کا حال ملاحظہ فرمایئے اس میں ۱۹۸۷ء میں ۵۴ ہزار افراد نے خودکشی کی جس کی نسبت ایک لاکھ میں سے ۱۹ بنتی ہے۔

(جنگ ۱۰ / جنوری ۱۹۸۹ء)

گزشتہ دو سالوں میں روس کے صرف ایک علاقہ ازبکستان میں ۲۷۰ خواتین نے انسانی روایات کی پامالی کی وجہ سے خود کو آگ لگائی اور جل کر مر گئیں اس خود سوزی میں سکول کی طالبات اور کمیونسٹ پارٹی اور سول یوتھ آرگنائزیشن کی ممبرات بھی شامل تھیں۔

(جنگ ۶ / فروری ۱۹۸۷ء)

فرانس میں ۱۹۸۷ء میں ہر ایک لاکھ میں سے ۲۲ / افراد نے خودکشی کی مغربی جرمنی میں یہ نسبت لاکھ میں سے ۲۱ کی ہے۔ (جنگ ۱۰ / جنوری ۸۹ء)

رپورٹ کے مطابق مغربی جرمنی میں ہر سال ۵ لاکھ افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں جن میں سے ۱۳ ہزار افراد کامیاب ہوتے ہیں دیگر افراد اہل خانہ یا دوسرے افراد کی مداخلت کی وجہ سے بچ جاتے ہیں۔

(جنگ ۲ / اکتوبر ۱۹۸۸ء)

روس کا ایک طبی جریدہ اس صورت حال پر یہ نوٹ تحریر کرتا ہے کہ "مردوں میں خودکشی کا رجحان عورتوں سے تین گنا زیادہ ہے۔ نیز یہ کہ زیادہ تر ۲۵ سے ۴۹ سال کے لوگوں نے خودکشی کی ہے۔

(جنگ ۱۰ / جنوری ۱۹۸۸ء)

گرین لینڈ کی ایک رپورٹ کے مطابق یہاں خودکشی کرنے والوں کی نسبت دنیا بھر کے تمام ممالک میں سب سے زیادہ ہے ۱۹۸۶ء میں یہاں خودکشی کرنے والوں کی تعداد ۵۸ تھی جو ۱۹۸۷ء میں ۶۳ ہوگئی اس طرح تناسب ایک لاکھ افراد پر ۱۴۲ کا ہے دنیا میں دوسرے نمبر پر خودکشی کرنے والا ملک ہنگری ہے گرین لینڈ میں ہنگری سے ۳ گنا زیادہ خودکشی کی وارداتیں ہوتی ہیں اور ان میں سے زیادہ تر ۱۵ سے ۳۰ سال کی عمر کے نوجوان شامل ہیں۔

(جنگ ۱۴ / جنوری ۱۹۸۹ء)

واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ جن چیزوں میں سکون تلاش کرتے ہیں وہ تو کبھی سکون نہ دے سکی ہیں نہ دے سکیں گی سکون تو اسی طرح ملے گا جس طرح انسانوں کو پیدا کرنے والے خدا نے بیان فرمایا ہے کہ "دل تو ذکرِ الٰہی سے ہی تسکین پاتے ہیں" اسی خدا سے زندہ تعلق قائم کریں گے تو اپنی دنیا بھی جنت بنے گی اور اپنی نسلوں کے لئے بھی جنتیں پیدا کرتے چلے جائیں گے۔

جو مَیں نے دیکھا

نومبر کی ۲۳ تاریخ اور بدھ کا دن تھا۔ شام ساڑھے تین بجے کا وقت تھا جبکہ الفضل کے ایک کارکن خاکسار کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے پہلے تو یہ خوشخبری سنائی کہ الفضل خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری ہو رہا ہے عدالت سے اجازت مل چکی ہے اور پرچہ چند دنوں میں شائع ہو جائیگا۔ ساتھ ہی انہوں نے خاکسار کو یہ کہا کہ بطور نمائندہ الفضل احباب جماعت سے رابطہ قائم کر کے پہلے پرچے کے لئے اشتہار حاصل کرو۔ اس وقت خیال تھا کہ پرچہ ۲۶ نومبر کو شائع ہوگا۔ اس لحاظ سے صرف اسی دن کی رات بلکہ شام تھی جو میرے پاس تھی۔

ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ میرے کمرے میں موجود ایک صاحب مکرم حمید احمد صاحب لائبریری آف لندن حال ربوہ نے گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ کیا مَیں بھی کوئی مبارکباد کا اشتہار دے سکتا ہوں مَیں نے عرض کیا فوراً دیں۔ انہوں نے اسی وقت جیب سے ۳۰۰/ روپے نکالے اور میرے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ یہ بارش کا پہلا قطرہ تھا!

پھر تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ دوسرا قطرہ اسی کمرے میں بیٹھے ہوئے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مینیجر شاہنواز میڈیکل سٹورز تھے۔ اس کے بعد خاکسار نے الفضل کے کارکن کو ساتھ لیا۔ بازاروں کے چکر لگانے شروع کر دیئے۔ پھر ٹیلیفون پکڑ لیا اور رات ۹-۱۰ بجے تک جس شخص سے بھی رابطہ کیا اور اسے الفضل کے جاری ہونے کی مبارکباد دی اس نے بے اختیار ہو کر کہا کہ میرا بھی اشتہار دے دیں غرضیکہ اس رات اور اگلے دن کے چند گھنٹوں میں اشتہارات کا ڈھیر لگ گیا۔

مَیں نے سوچا کہ ابھی تک کوئی پیمانہ ایسا ایجاد نہیں ہوا جس سے احباب جماعت کی اس بے ساختہ محبت کا اندازہ لگایا جا سکے جو انہیں الفضل کے جاری ہونے پر ہوئی۔ بعض لوگ جن کو پتہ چلا ان کی آنکھوں میں فرط جذبات سے آنسو آ گئے۔ فوری تاثر یہی ہوتا تھا کہ احباب بے اختیار ہو کر بغلگیر ہو جاتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد میں ان کی زبانیں رواں ہو جاتی تھیں۔

اگرچہ وقت قلیل تھا اور پرچہ فوری شائع کرنا تھا اس لئے جلدی میں کئی لوگوں سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ جنہوں نے بعد میں گلہ بھی کیا۔ مَیں ان تمام احباب سے معذرت خواہ ہوں۔ نیز جنہوں نے اشتہارات دیئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کے نیک جذبات کو قبول کرے اور مال میں بے پناہ برکت دے۔

احباب سے درخواست ہے کہ جہاں الفضل کے لئے دعا کریں وہاں اس کی اشاعت بڑھانے کے لئے تحریک بھی کریں اور جوش و جذبہ سے کام شروع کریں تاکہ پیارے آقا ایدہ اللہ کے الفاظ میں اس کی اشاعت میں ریکارڈ اضافہ عطا ہو۔

(عبدالمالک۔ نمائندہ الفضل لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انسانی دِل

اس کی صحت مندی اور حفاظت

(از مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد - ایم ایس سی)

بعض لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں کہ انکو دل کی طرف سے انتباہ کے طور پر ANGINA (انجائنا) کے سگنل ہوتے ہیں۔ عموماً یہ درد جو کہ سینہ کے وسط میں ہوتی ہے اس وقت معرض وجود میں آتی ہے جب خاص محنت یا مشقت کی جائے۔ چند سیکنڈ کے لئے دل کو اسکی استطاعت سے زیادہ کام کرنا پڑ جاتا ہے اور اس سے سینہ میں درد ہوتی ہے جو تھوڑا عرصہ آرام کرنے سے یا نائٹروگلیسرین کی گولی زبان کے نیچے رکھنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ یہ اس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ شریانیں تنگ ہو گئی ہیں اور جتنا خون ان سے گذرنا ضروری ہے نہیں گذر رہا۔ بعض مریضوں کو یہ درد، چبھن، پسینے کا عمل، کاٹنے دبانے اور گلا گھونٹنے کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ ہر ایک کا احساس مختلف ہوتا ہے لیکن یہ بات مشترک ہے کہ یہ درد جذباتی ہیجان یا مشقت کے وقت ہوتی ہے اور آرام کرنے سے یہ رفع ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کی دل کی بیماری زیادہ بڑھی ہوئی ہو ان کو کھانا کھانے کے دوران یا جب کہ وہ آرام کر رہے ہوں اس وقت بھی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات سویا ہوا مریض اٹھ جاتا ہے۔ THROMBOSIS کی طرح بعض اوقات یہ درد کندھے، بازو، جبڑے بلکہ دانت میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ بعض مریض دھوکا کھا کر سمجھتے ہیں کہ محض بدہضمی سے یا گیس سے یہ تکلیف ہے اس لئے ضروری ہے کہ فوری ڈاکٹر سے مشورہ کیا جائے اور اسے ساری کیفیت من و عن بتائی جائے بالخصوص کہ درد کی ابتداء کس طرح ہوئی اور کہاں سے ہوئی اور کیا محسوس ہوتا ہے وغیرہ کیونکہ اس سے وہ صحیح نتیجہ اخذ کر سکے گا۔ اس مرض کا علاج اتنا مشکل نہیں۔ ڈاکٹری مشورہ پر عمل اور اپنی عادات کی اصلاح، خوراک اور معمولات پر کنٹرول اور معمولی سیر سے لمبا عرصہ تک، باوجود اس بیماری کے، روزمرہ کے کام سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔ تمام اُس خوراک سے پرہیز ضروری ہے جو گیس پیدا کرے اور TENSION اور EXERTION غیر ضروری سے اجتناب چاہیئے۔ RELAX کرنے کی عادت ڈالیں اور خواہ مخواہ اعصاب پر بوجھ نہ ڈالیں۔

دل کے مریضوں کی امراض کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں تاہم عموماً دیکھا گیا ہے کہ ان میں مندرجہ ذیل میں سے کوئی عادت پائی جاتی ہے جو ان کی بیماری کو بڑھانے کا موجب بنتی ہیں:-

(i) طبیعت میں چڑچڑا پن ہوتا ہے معمولی بات پر غصہ آجاتا ہے اور ذرا سی مرضی کے خلاف بات ہو تو برداشت نہیں کرتے۔

(ii) طبیعت حساس ہے اندر ہی اندر سوچتے رہتے ہیں اور اپنی مشکل وغیرہ کا بیان دوسروں سے نہیں کرتے یا ایسے حالات میں سے گذر رہے ہوتے ہیں جو انکے کنٹرول میں نہیں اور مجبوراً اور کراہتہً وقت گذارتے ہیں۔

(iii) جذباتی اور وہمی طبیعت ہے۔ بلا وجہ کسی بات کا خوف ان پر طاری رہتا ہے یا یونہی گھبرا جاتے ہیں اور جذباتی انتشار اور اعصابی تناؤ کا شکار ہوتے ہیں۔

(iv) طبیعت میں لچک نہیں، گھر ہر کام پر اور جب بھی کوئی بات زیر بحث آئے خواہ مخواہ ایسے الجھتے ہیں کہ نتیجہ ان کی طبیعت پر بوجھ ہوتا ہے اور بات ختم ہو جانے کے بعد بھی کئی کئی دن اس کا اثر ان کی طبیعت پر رہتا ہے۔

(v) خوراک میں بے اعتدالی کا شکار ہیں۔ مرغن (تر) غذائیں اور مٹھائی اور گوشت وغیرہ کافی کھاتے ہیں۔ جب چاول جس قدر چاول کھا لیتے ہیں۔

(vi) وزن نارمل سے زیادہ ہے اور موٹاپا کا شکار ہیں۔ وزن کم کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔

(vii) سستی اور کاہلی کا شکار ہیں۔ سیر دوڑ ورزش یا گھومنے پھرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں اور ان کا کام بھی ایسا ہے جس میں کوئی عملی مشقت نہیں۔

(viii) سگریٹ نوشی کے عادی ہیں یا چائے یا کافی کا استعمال جسقدر چاہیں کرتے ہیں۔

(ix) ڈاکٹر سے گاہے بگاہے چیک اپ نہیں کرواتے اور کم تعلیم یافتہ کمپوڈرز یا خود ساختہ حکماء اور ڈاکٹر سے علاج کرواتے رہتے ہیں اور ایسی ادویہ انکے زیر استعمال رہتی ہیں جو از خود مضر ہیں۔

(x) گردوں پر زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں نتیجةً خون میں UREA اور اس طرح URIC ACID کی زیادتی کے باعث ایسا بخار (RHEUMATIC FEVER) ہو جاتا ہے جس سے خون گاڑھا ہوتا اور خون کی نالیوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

اپنے دل کی صحت مندی اور اسکی حفاظت اور اگر خدانخواستہ یہ بیمار رہے تو اسکی بیماری کے باوجود لمبا عرصہ زندگی کا بھرپور لطف اٹھانے اور روزمرہ کی معمولات، حدود کے اندر رہتے ہوئے کما حقہ، ادا کرتے رہنے کے لئے ضروری ہے کہ مندرجہ بالا عادات میں سے اگر کوئی ہے تو اسے ترک کیا جائے خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(i) کام کے دوران کچھ وقفہ دیا جائے، معمولات میں اعتدال پیدا کیا جائے۔

(ii) کچھ وزن کم کیا جائے اور زائد وزن سے نجات حاصل کی جائے

(iii) باقاعدہ کوئی ورزش یا سیر کی جائے خواہ تھوڑی ہی ہو لیکن کی ضرور جائے۔

(iv) پہلے سے زیادہ آرام کیا جائے۔

(v) چربی والی خوراک میں کمی کریں۔ بدہضمی اور گیس پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ خون کا ٹیسٹ برائے کالسٹرال، ٹرائی گلسرائڈ اور لپڈ کروا کر معلوم کر لیں کہ آپ کے خون میں کتنی چربی ہے اور پھر ڈاکٹری مشورہ کے مطابق مقررہ خوراک استعمال کریں۔

(vi) اگر سگریٹ پیتے ہیں تو اسے کلیۃً ترک کر دیں یا کم از کم اس کی مقدار بہت گرا دیں۔

(vii) ذہنی تناؤ کشمکش اور الجھاؤ سے بچیں۔

(viii) خواہ مخواہ پریشان نہ ہوا کریں اور دماغ کو ٹھنڈا رکھیں

(ix) کسی قسم کا خوف مت کریں سوچیں کہ فلاں وقت یہ خوف ہوا تھا اور خدا کے فضل سے کچھ بھی تو نہ ہوا تھا اسی طرح آئندہ ہوگا۔

(x) ہمیشہ مثبت پہلو سوچا کریں اور منفی سوچ ترک کر دیں۔

حق یہ ہے کہ زندگی یوں گذاریں کہ حال کو اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے خوش و خرم گذاریں خود بھی خوش رہیں اور دوسروں کو بھی خوش رکھیں اور مستقبل اپنے مولیٰ پر چھوڑیں اس پر توکل کریں اور یہ امید رکھیں کہ وہ آپ سے تمام امور بحسن سرانجام دلوا دے گا اور آپ کا انجام اس کے فضل سے اچھا ہی ہوگا۔ نتیجةً آپ نہایت کامیاب رہیں گے اور صحت مند قوی اور دل کے ساتھ اپنی استعدادوں سے صحیح فائدہ اٹھانے کے قابل ہوں گے۔

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کہ بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

بچوں کو عیب سے بچانے کیلئے والدین خود احتیاط سے کام لیں

"سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تا وہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے۔ بہت سے ماں باپ ہیں جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو لیکن وہ نمونہ ایسا ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے مثلاً عام طور پر ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں۔۔۔ پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ گو وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے۔"

(ارشاد حضرت فضل عمر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

دسویں جماعت کی انگریزی کی کتاب میں ایک بڑی دلچسپ کہانی تھی اُس کہانی کا موضوع تھا "بچوں کی تعلیم" اور پرانے وقتوں کے متعلق اُس کہانی میں یہ بات درج تھی کہ اُن ایام میں اساتذہ یہ سمجھتے تھے کہ بچوں کے کان اُن کی پیٹھ پر ہوتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کا خیال یوں پیدا ہوا کہ جو بچہ کسی سوال کا جواب نہیں دیتا تھا یا بلاوجہ خاموشی اختیار کر لیتا تھا۔ اُس کی کمر پر دو چار مکّے رسید کئے جاتے تھے اور بچہ فوراً بول پڑتا تھا اس سے اساتذہ کرام نے یہ نتیجہ نکالا کہ جو بچہ خاموش ہو جائے یا بات کا جواب نہ دے وہ غالباً اُن کانوں سے جو اُس کے سر میں ہوتے ہیں نہیں سنتا اور وہ کان گویا اُس کے لئے بیکار ہوتے ہیں البتہ جب اُس کی کمر پر دو تین مکّے رسید کئے جائیں تو وہ فوراً ہوشیار ہو جاتا ہے اور بولنے لگتا ہے۔ یہ بات حقیقت تو نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی بچے کی کمر پر کبھی کوئی کان نہیں دیکھے گئے لیکن اساتذہ نے یہ مشہور ضرور کر رکھا تھا کہ بچہ سنتا ایسی حالت میں ہے کہ اُس کی کمر پر دو چار مکّے رسید کئے جائیں ویسے اُس کے کانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا یہی طریق تھا کتاب میں تو یہ لکھا تھا کہ یہ پرانے وقتوں کی بات ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ ہمارے زمانے میں بھی سمجھا یہی جاتا ہے اگرچہ اُس شدت کے ساتھ اس بات کا اظہار نہیں کیا جاتا جس شدت سے پہلے کیا جاتا تھا اب بھی بعض اساتذہ کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ بے وجہ، بلاوجہ بچوں کو تھپڑ اور مکّے رسید کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ اب ایسے اساتذہ کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے اور غالباً تعداد میں اس کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب بعض ایسے سکول وجود میں آتے ہیں جہاں بچوں کو صرف پیار اور محبت سے پڑھایا جاتا ہے اور پٹائی کو نہ صرف غیر ضروری بلکہ ظالمانہ یا جابرانہ طریق سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم انسانی نفسیات کا مطالعہ کریں اور خاص طور پر بچوں کی نفسیات اور اُن کے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گی کہ بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں اُن کی پٹائی نہایت غیر ضروری بلکہ یہ ایک حد تک غیر انسانی جذبہ ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم بعض لوگوں کی اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ اُن کا حافظہ بہت اچھا ہے۔ اگر سب لوگوں کا حافظہ ایک جیسا ہو یہاں لوگوں کی جگہ بچے بھی کہا جا سکتا ہے یعنی اگر سب بچوں کا حافظہ ایک جیسا ہو تو ہم کسی شخص کی تعریف کیوں کریں۔ جس بات میں سب لوگ ایک جیسے ہوتے ہیں اس میں کسی شخص کی خاص طور پر تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن حافظہ ایک ایسی چیز ہے جس میں بعض لوگ دوسروں سے بہت بہتر ہوتے ہیں اور اس لئے ان کے حافظہ کی تعریف کی جاتی ہے۔ محنت کو لیجئے۔ سب لوگ جسمانی طور پر اور ذہنی طور پر ایک جیسی محنت کے قابل نہیں ہوتے بعض لوگ (اور دراصل ہم بات تو بچوں کی کر رہے ہیں) بہت زیادہ محنت کر کے بھی تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے اور بعض اور لوگ ذرا سی محنت سے تھک جاتے ہیں ذہنی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی تمام لوگ ان باتوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں کسی کا حافظہ اچھا ہے کوئی محنت زیادہ کرنے کے قابل ہے اور کسی کے حالات ایسے ہیں کہ وہ سارا دن اپنی تعلیم کی طرف توجہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اُسے اور گھر کا کوئی کام کاج نہیں کرنا ہوتا اور بعض ایسے ہیں کہ سارا دن گھر کے کام کاج میں جُتے رہتے ہیں اور تھوڑا سا وقت پڑھنے کے لئے ملتا ہے۔ ہوئے نا سب کے حالات مختلف؟ پھر آپ کس طرح یہ توقع رکھتے ہیں کہ ساری کلاس کے تمام بچے ایک جیسے ہوں حافظہ، محنت ماحولیاتی اثر یہ ساری چیزیں سب پر جداگانہ اثر ڈالتی ہیں اگر ہم ان کو مدّنظر رکھیں تو ہم تمام بچوں سے ایک جیسا سلوک کرنا چاہیں گے۔ اگر ایک کو ایک بات یاد ہو گئی ہے تو دوسرے کو کیوں یاد نہیں ہوئی۔ ایک نے دیا ہوا سبق یاد کر لیا ہے تو دوسرے نے کیوں نہیں کیا۔

حالات کا اختلاف اور استعدادوں کا کم یا زیادہ ہونا اِن سب باتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں جو لوگ ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں وہ یقیناً بچوں سے ہمدردی کا سلوک کرتے ہیں اور بچوں کو، ہر بچے کو ایک فرد کی طرح سمجھتے ہیں ایسا فرد جو دوسروں سے کئی باتوں میں مختلف ہے اور اسی اختلاف کے باعث کلاس میں اُس کی پوزیشن بھی مختلف ہے البتہ ایک بات ایسی ہے جس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر بچہ جان بوجھ کر تعلیم کی طرف توجہ نہ دے۔ اپنے آپ کو شرارتوں میں ملوث کرے اور اس طرح تعلیم میں پیچھے رہتا چلا جائے تو اُس کو کسی حد تک سرزنش کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر اس دنیا میں محبت اور خوف سے ہی کام کروائے جا سکتے ہیں، محبت زیادہ اور خوف کم۔ عام حالات میں محبت اور کسی خاص موقعہ پر خاص حالات میں خوف۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ بچوں کی تربیت کے لئے (اور اس میں ہم سمجھتے ہیں کہ تعلیم بھی شامل ہے) ایسے لوگوں کو مقرر کرنا چاہیئے جو اپنے غصہ پر کنٹرول کر سکتے ہوں اور جو بچوں سے پیار و محبت کا سلوک کرتے ہوئے اُن کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ البتہ کسی وقت کسی حد تک سرزنش کی ضرورت ہو تو وہ بھی نہایت معمولی رنگ میں اور بچے کو سمجھا کر کہ یہ اُس کے فائدہ ہی کے لئے کیا گیا ہے۔ بہت سے بچے سکولوں سے اس لئے بھاگتے ہیں کہ سکول کی فضاء اُن کے لئے سازگار نہیں ہوتی۔ جو محبت انہیں گھر میں ملتی ہے وہ سکول میں نہیں ملتی یا اگر گھر کا ماحول بھی درست نہیں ہے جہاں سے وہ ہمیشہ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں تو سکول کا درست ماحول بھی انہیں وہاں بیٹھنے نہیں دے گا۔ پس ہم تمام اساتذہ کرام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ بچوں کو پیار سے پڑھایا جائے تو کیا نتائج نکلتے ہیں اور اُن کے دل میں خوف پیدا کر دیا جائے تو وہ کہاں تک تعلیم کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ یہ بات ہمیں کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اگر ہمارے رویہ سے ڈر کر کوئی تعلیم چھوڑ دیتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ ہم نے ایک جوہرِ قابل مٹی میں دبا دیا ہو اور معاشرہ کو اُس سے محروم کر دیا ہو۔ کیا ہمیں ایسا کرنا چاہیئے؟

ہے نا بات واقعی قابلِ غور! آئیے ہم سب اس پر غور کریں۔ اگر آپ کو بچوں کو تعلیم دینے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے تو اپنے تجربات سے ہمارے اس کالم کو زینت بخشیں۔ — نسیم سیفی

رائیگاں کب بھلا گئے آنسو

رائیگاں کب بھلا گئے آنسو
عرش تک کو ہلا گئے آنسو

ہر زمانے میں بن کے سیلِ رواں
نقشِ باطل مٹا گئے آنسو

نارِ نمرود، نارِ بولہبی
کب نہ کس کو مٹا گئے آنسو

پھر نہ کہلائے وہ خدا جن کو
ایک ٹھوکر لگا گئے آنسو

آگ شبنم بنی، بنی گلشن
کیا سے کیا کیا بنا گئے آنسو

میں کہاں اور کہاں یہ خلدِ بریں
کیا عجب اس کو بھا گئے آنسو

دیدہ ور آج ہیں، تھے کل نرگس
کیا تھے ہم کیا بنا گئے آنسو

گو زبانوں پہ تھے کڑے پہرے
داستانیں سُنا گئے آنسو

لاکھ طارق حجاب مانع تھا
سارے پردے اٹھا گئے آنسو!

(ڈاکٹر مرزا طارق احمد۔ گلاسگو)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شخصیات

نجیب محفوظ

نوبل انعام پانے والے مصری ادیب

سال ۱۹۸۸ء میں ادب کا نوبل انعام مصر کے ۷۷ سالہ ادیب جناب نجیب محفوظ نے حاصل کیا۔ ان کا ادب میں نوبل انعام حاصل کرنا نہ صرف مصر، مشرق وسطیٰ بلکہ تیسری دنیا کے ممالک کے لئے بجا طور پر باعثِ فخر ہے۔ کیونکہ یہ پہلے مسلمان ادیب ہیں جنہوں نے ادب میں عالمی شہرت کا حامل یہ انعام حاصل کیا ہے ۱۹۸۸ء میں ادب کے نوبل انعام کے لئے ڈیڑھ سو ادیبوں کو نامزد کیا گیا تھا۔ نجیب محفوظ کا نام گزشتہ چھ سالوں سے اس فہرست میں شامل ہو رہا تھا اور بالآخر گزشتہ سال وہ نوبل انعام حاصل کرنے کے بعد عالمی شہرت رکھنے والے ادیبوں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں

نوبل انعام کا حاصل کرنا فی زمانہ ملک وقوم کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز سمجھا اور مانا جاتا ہے۔ اور جو قوم تعصب سے پاک ہوتی ہے وہ بلا تفریق مذہب و ملت ان لوگوں کو جو اپنے ملک اور ملت وقوم کے لئے سرمایۂ افتخار ہوتے ہیں انہیں خاص اعزاز اور اکرام سے نوازتی ہے۔ مصر میں کس حد تک اس عظیم سپوت کو عزت و توقیر دی گئی اور کس حد تک ان کی پذیرائی کی گئی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مصر کے صدر حسنی مبارک کی طرف سے مصر کی اس عظیم شخصیت کے اعزاز میں ایوانِ صدر میں ایک خصوصی تقریب ہوئی جس میں پچاس سے زائد عالمی سطح کے معروف ادیبوں نے شرکت کی اس موقعہ پر صدر حسنی مبارک نے نجیب محفوظ کو ملک کا سب سے بڑا اور سب سے اعلیٰ سول اعزاز "مالاڈے نیل" عطا کیا۔ سونے سے بنا اور سرخ اور نیلے یاقوتوں سے مزین یہ بادشاہوں اور سربراہان مملکت ہی کو دیا جاتا ہے۔

نوبل انعام عالمی سطح پر ادب، سائنس، طب اکنامکس اور امن کے کسی عظیم کارنامے پر دیا جاتا ہے "ڈائنا مائٹ" کے موجد ڈاکٹر الفریڈ نوبل امن وسلامتی اور انسانیت کی اعلیٰ قدروں کو دنیا میں قائم دیکھنا چاہتے تھے چنانچہ انہوں نے مرنے سے پہلے اپنی وصیت میں نوے لاکھ ڈالر کا فنڈ اس انعام کے لئے مخصوص کیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی اس خواہش کی تعمیل میں ۱۹۰۱ء میں انہی کے نام سے منسوب نوبل پرائز کا سلسلہ شروع ہوا۔ سویڈن کی نوبل فاؤنڈیشن دوسرے مختلف اداروں کے ساتھ مل کر ہر سال ان انعامات کا فیصلہ کرتی ہے ادب میں انعامات کا فیصلہ "سویڈش اکیڈمی آف لٹریچر کی ذمہ داری ہے۔ ادب میں سب سے پہلا نوبل انعام "سولی اپرودھوم" کو ملا تھا جن کا تعلق فرانس سے تھا اور اب تک ۸۱ ادیب ادب کا نوبل انعام حاصل کر چکے ہیں جن میں چھ خواتین بھی شامل ہیں۔

نجیب محفوظ قاہرہ کے ایک محلے "سیدنا حسین" کے ایک متوسط گھرانے میں ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے ۱۹۳۴ء میں انہوں نے "فواد اول" یونیورسٹی (جو اب قاہرہ یونیورسٹی کہلاتی ہے) سے فلسفہ میں ایم اے کی ڈگری لی۔

نجیب ان ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں جو امن وسلامتی کی اعلیٰ اقدار کے فروغ کے لئے ادب تخلیق کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں مصری تاریخ، فکری اور فلسفیانہ خیالات اور حقیقی زندگی کے خوبصورت نمونے بھی ملتے ہیں۔ انہوں نے جس معاشرے میں آنکھ کھولی وہ ایک متوسط مصری معاشرہ تھا۔ انہوں نے اپنے ارد گرد کے ماحول اور زندگی کو گہری نظر سے دیکھا اور اس معاشرے کے اثرات کو قبول کیا جن کا واضح عکس ان کی تحریروں میں جھلکتا نظر آتا ہے۔ ان کے متعدد ناولوں کے نام اسی قدیم محلے کے گلی کوچوں کے نام پر ہیں۔ ان کی کتابوں کا عام موضوع روز مرہ کی مصری گھریلو زندگی کے مسائل متوسط طبقہ کے مسائل، سرکاری اہلکاروں کی بدعنوانیاں وطن سے محبت، آزادی واستقلال رہا ہے لیکن ان کی تمام کتابوں اور ناولوں میں مصر، مصری عوام، مصری تاریخ اور گزرنے والے واقعات کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

نجیب کی تین کتابوں "رادوبیس" "کفاح طیبہ" اور "خان الخلیلی" پر انہیں مصر کی وزارتِ تعلیم اور مختلف مصری انجمنوں سے بھی انعامات مل چکے ہیں اور فرانس کی ادبی اکادمی کی طرف سے بھی ان کی تصانیف پر انہیں ایوارڈ مل چکا ہے ان کی کتابوں میں "زقاق القصرین" "سکریہ" "قصر الشوق" "زقاق المدق" "بدایۃ و نہایۃ" "بین القصرین" اور "ثرثرۃ فوق النیل" بہت اہم اور مشہور ہیں۔ اس طرح "اولاد حارتنا" ایک غیر معمولی ناول ہے جو ۱۹۵۹ء میں لکھا گیا۔ اگرچہ مصر میں اس ناول کی اشاعت ممنوع قرار دی گئی تھی لیکن بعد میں لبنان سے شائع کیا گیا۔ اس ناول کی خصوصی بات یہ ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں اس ناول پر تحقیقی مقالہ لکھا گیا جس پر صاحب مقالہ کو ایم اے کی ڈگری دی گئی مصر میں یہ ناول مصر کے مشہور اخبار "الاہرام" میں قسط وار شائع ہوتا رہا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ جس کتاب پر انہیں ادب کا نوبل انعام ملا ہے اور سربراہ مملکت کی طرف سے ان کی اتنی پذیرائی ہوئی ہے اس کتاب کو مصر میں ضبط کر لیا گیا ہے۔ کہنا یہ ہے کہ اس میں مذہب کی تضحیک کی گئی ہے۔ اس طرح پہلے مصر میں "الف لیلہ و لیلہ" کو بھی ضبط کر لیا گیا تھا اگرچہ بعد میں یہ احکام منسوخ کر دیئے گئے۔

(ق ۔ د)

ضروری اعلان

شعبہ مخزن تصاویر کو رفقائے حضرت اقدس بانی سلسلہ کی تصاویر کی ضرورت ہے۔ جن احباب کے پاس یہ تصاویر ہوں وہ شعبہ مخزن تصاویر ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرماویں یہ تصاویر بحفاظت واپس کر دی جاویں گی ان تصاویر کے ساتھ مندرجہ ذیل معلومات بھی بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

پورا نام۔ کب بیعت کی تھی۔ تاریخ پیدائش۔ تاریخ وفات۔ کسی جماعتی عہدہ پر کام کیا تھا تو اس کا ذکر اگر کوئی اور قابل ذکر بات ہو تو اس کا ذکر کیا جائے۔ یہ تصاویر اور متعلقہ معلومات پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں۔

(مخزن تصاویر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

۱۹۸۸ء میں وفات پانیوالے موصی

۱۸۲ ـ محترم ملک محمد حسین صاحب ولد شاہ محمد صاحب ساکن سلیم پور ضلع سیالکوٹ۔

۱۸۳ ـ محترم چوہدری بنی احمد صاحب باجوہ (باجوہ کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

۱۸۴ ـ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محبوب عالم صاحب خالد۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

۱۸۵ ـ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ امین ولد شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

۱۸۶ ـ محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر بشیر احمد صاحب ساکن گرمولا درکاں ضلع گوجرانوالہ

۱۸۷ ـ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ فضل الٰہی صاحب ساکن عارف والہ ضلع ساہیوال

۱۸۸ ـ محترمہ ولایت بیگم صاحبہ زوجہ سید کرم شاہ صاحب ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ

۱۸۹ ـ محترم شیخ سراج دین صاحب ولد شیخ چراغ دین صاحب محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

۱۹۰ ـ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم ساکن ڈگری

۱۹۱ ـ محترم حکیم عبدالعزیز صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب آف چک چیچہ ضلع گوجرانوالہ

۱۹۲ ـ محترمہ سارہ بی بی صاحبہ زوجہ ملک عبدالقدیر صاحب فیصل آباد شہر۔

۱۹۳ ـ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ نور احمد صاحب اوکاڑہ۔

۱۹۴ ـ محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ولد عبدالرحیم صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

۱۹۵ ـ محترمہ نور بیگم صاحبہ زوجہ ملک معراج دین صاحب آف لاہور۔

۱۹۶ ـ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد منیر صاحب ساکن قاضی احمد ضلع نواب شاہ

ـ پتہ درکار ہے ـ

محترمہ امیر بی بی صاحبہ بیوہ محمد میر صاحب وصیت نمبر ۹۲۷ سابق سکونت قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھے یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زراعت

سورج مکھی کی کاشت

خوردنی تیل کی دن بدن بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے سورج مکھی کی فصل خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے بیج میں ۴۰ فیصد اعلیٰ قسم کا تیل ہوتا ہے۔ جو براہ راست کھانے پکانے کے کام آتا ہے۔ اور دیگر ضروریات بھی پورا کرتا ہے اس کی کھل جانوروں اور خصوصاً مرغیوں کے لئے عمدہ خوراک ہے۔ بیج کو چلغوزوں کی طرح بھون کر کھایا بھی جاتا ہے۔ اس کی فصل ۹۰ سے ۱۱۰ دن میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اور سال میں دو فصلیں کاشت ہو سکتی ہیں۔ پیداوار پاکستان گھی کارپوریشن خرید کر لیتی ہے۔ آج کل اسکا نرخ ۱۸۵/ روپیہ فی ۴۰ کلوگرام ہے۔ لہذا کاشتکار احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ بہاریہ فصل کا موسم قریب ہے۔ اس کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہیں۔

زمین کا انتخاب: سیم زدہ اور کلراٹھی زمین کے علاوہ ہر قسم کی زمین میں کاشت کی جا سکتی ہے۔ بھاری میرا زمین زیادہ موزوں ہے۔

زمین کی تیاری: ایک دفعہ راجہ ہل یا ڈسک ہل گہرا چلائیں۔ ایک دو بار دیسی ہل یا کلٹیویٹر چلائیں۔ سہاگہ دے کر زمین ہموار کر لی جائے۔

وقت کاشت: پندرہ جنوری سے آخر فروری تک۔

کھادیں: عام زمینوں کے لئے ۳۰ رکلوگرام نائٹروجن اور ۲۴ رکلوگرام فاسفورس یعنی دو بوری نائٹروجن اور ایک بوری امونیم نائٹریٹ فی ایکڑ تمام فاسفورس اور نصف نائٹروجن بوقت کاشت ڈالیں۔ اور بقیہ نصف جب پودوں پر ڈوڈیاں بننی شروع ہو جائیں۔

اقسام و شرح تخم: دوغلی اقسام (ہائی برڈ) ۲،۵ کلوگرام فی ایکڑ۔
عام اقسام (سن کام ۱۱۰ کل کام ۹۰) ۴ کلوگرام فی ایکڑ

طریقہ کاشت: تروتر میں بذریعہ ہینڈ ڈرل یا سنگل رو کاٹن ڈرل۔ قطاروں کا فاصلہ ۲½ انچ

چھدرائی: پودوں کا فاصلہ ۹ سے ۱۲ ر انچ

گوڈی: پہلے پانی سے پہلے ایک دفعہ گوڈی بذریعہ ہل یا ترپھالی دوہری بار۔ جب پودوں کا قد تقریباً ایک فٹ ہو جائے تو رجر یا ہل سے مٹی چڑھا دیں پودے گرنے سے محفوظ ہو جائیں گے

آبپاشی: موسم بہار میں چار پانی بوقت ذیل دیئے جائیں۔
(۱)۔ پہلا پانی اگنے کے ۱۵ دن بعد۔
(۲)۔ دوسرا پانی پھولوں کی ڈوڈیاں بننے کے وقت
(۳)۔ تیسرا پانی پھول کھلنے کے وقت
(۴)۔ چوتھا پانی دانہ بننے کے وقت

اگر موسم زیادہ گرم ہو جائے تو پانچواں پانی بھی دیا جائے۔

فصل کو پرندوں یعنی طوطوں اور چڑیوں سے بچانے کے لئے پٹاخوں وغیرہ کا استعمال کیا جائے سورج مکھی کی خریداری پاکستان گھی کارپوریشن کرتی ہے۔ اور آجکل اس کا نرخ ۱۸۵/ روپیہ فی ۴۰ کلوگرام مقرر ہے۔ لہذا کاشتکار احباب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مزید معلومات کے لئے محکمہ زراعت کے عملہ۔ گھی کارپوریشن کے عملہ سے رابطہ کیا جائے۔

دالیں اگائیں

ملک میں دالوں کی کمی بڑھ رہی ہے۔ بلکہ درآمد کرنی پڑ رہی ہے۔ اور نرخ بڑھ رہا ہے۔ عوام کے لئے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں لحمیات کی کمی کی وجہ سے صحتوں پر اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دالوں کی کاشت بڑی ضروری ہے۔ انکی پیداوار سے کاشتکار کی آمد بڑھ جائے گی۔ لہذا اپنے کاشتکار احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔

موسم بہار شروع ہونے والا ہے۔ اس موسم میں مونگ اور ماش کاشت کریں۔ ان کی کاشت اور بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

... مونگ = زمین۔ ریتلی میرا سے بھاری میرا۔ کلراٹھی اور سیم زدہ ناموزوں ہے۔
تیاری = دو تین مرتبہ ہل چلا کر سہاگہ دیں۔
وقت کاشت = یکم تا ۱۵ ر مارچ۔
کھاد — امونیم نائٹریٹ نصف بوری سنگل سپر فاسفیٹ ایک بوری۔ پوٹاش۔ نصف بوری
شرح بیج۔ ۷ تا ۸ کلوگرام فی ایکڑ۔
طریقہ کاشت = قطاروں میں ڈرل سے یا کیرا کریں۔
قطاروں کا فاصلہ۔ ۹ تا ۱۲ ر انچ۔
پودوں کا فاصلہ۔ ۳ تا ۴ انچ۔
آبپاشی۔ پہلا پانی کاشت کے ۲ تا ۳ ہفتے بعد۔ دوسرا پانی پھول آنے پر۔ تیسرا پانی۔ پھلیوں میں دانے بھرنے پر۔
جڑی بوٹیاں۔ گوڈی سے تلف کریں۔
برداشت۔ فصل ۵۵ سے ۶۰ دن میں تیار ہو جاتی ہے
ترقی دادہ اقسام۔ مونگ (۶۶۰۱) نیاب ۸۔ نیاب ۴۲

ماش۔ زمین۔ میرا زمین یا درمیانے درجہ کی زرخیز۔
تیاری۔ دو تین مرتبہ ہل چلا کر سہاگہ دیں۔
وقت کاشت۔ آخری ہفتہ فروری تا آخر مارچ
کھاد۔ امونیم نائٹریٹ۔ نصف بوری
سنگل سپر فاسفیٹ دو بوری
پوٹاش نصف بوری
شرح بیج۔ ۷ تا ۸ کلوگرام فی ایکڑ۔
طریقہ کاشت۔ قطاروں میں ڈرل سے یا کیرا کریں
قطاروں کا فاصلہ۔ ایک فٹ
پودوں کا فاصلہ۔ ۳ تا ۴ انچ
آبپاشی۔ پہلا پانی اگاؤ سے ڈیڑھ ماہ بعد دوسرا پانی۔ پھول نکلنے پر۔ تیسرا پانی دانہ بننے پر
جڑی بوٹیاں۔ گوڈی سے تلف کریں۔
برداشت۔ فصل سو سے ایک سو دس دن میں تیار ہو جاتی ہے۔
ترقی دادہ اقسام۔ ماش ۴۸۔ ماش ۸۰

کاشتکار احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔ مزید معلومات کے لیے مقامی عملہ محکمہ زراعت یا نظارت زراعت سے رابطہ فرماویں۔

گندم کی جڑی بوٹیوں کا انسداد

زمیندار و کاشتکار احباب نے گندم کی فصل بفضلہ تعالیٰ خوب محنت سے کاشت کی ہو گی۔ اچھا بیج موزوں اقسام اور کھادوں کا ضروری استعمال کیا ہو گا تا زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جائے اللہ تبارک تعالیٰ ان کی مساعی میں برکات عطا فرمائے۔ ایک ضروری امر کی طرف توجہ کی بڑی ضرورت ہے۔ فصل کاشت کرنے کے بعد گندم میں مختلف اقسام کی جڑی بوٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو زمین سے خوراک حاصل کر کے گندم کی پیداوار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ سے پیداوار میں ۲۵ سے ۳۰ فیصدی کمی ہو جاتی ہے لہذا جڑی بوٹیوں کی تلفی پر بڑی توجہ کی ضرورت ہے۔ کاشتکار بھائیوں کو درج ذیل مشوروں پر عمل کر کے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنی چاہیئے۔

(۱) **گوڈی بذریعہ بارہیرو:** گندم کی فصل کو ہاتھ سے گوڈی کرنی بڑی مشکل اور مہنگی پڑتی ہے لہذا کاشتکاروں کو چاہیئے کہ وہ بیلوں والی بارہیرو کا استعمال کریں۔ ایک جوڑی بیل سے تین سے پانچ ایکڑ یومیہ گوڈی کی جا سکتی ہے۔ ایسا عمل کرنے سے درج ذیل فوائد مرتب ہوتے ہیں ——

ا۔ جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔
ب۔ گوڈی سے روشنی اور ہوا کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔
ج۔ زمین میں پانی کا ضیاع نہیں ہوتا۔

اس لئے احباب پہلا پانی لگانے کے بعد جب زمین میں وتر آ جائے تو دو بار بارہیرو چلائیں۔

(۲)۔ **انسداد بذریعہ زرعی ادویات**

زرعی ادویات کے استعمال سے جڑی بوٹیوں کا خاتمہ بڑی اچھی طرح سے ہوتا ہے لہذا درج ذیل ادویات کا استعمال کیا جائے۔

ا۔ ڈائیکوران ایم.اے ۶۰ ڈبلیو پی۔ یہ دوائی پہلے پانی کے بعد وتر میں ہلکی زمین پر ۹۰۰ گرام۔ درمیانی زمین پر ۱۰۰۰ گرام اور بھاری زمین پر ۱۲۰۰ گرام فی ایکڑ کے حساب سے ۱۵۰ سے ۲۰۰ لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جاتی ہے یہ زہر جنگلی جئی اور دستی بوٹی کیلئے بڑی کارگر ہے۔ علاوہ ازیں چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

ب۔ ایریلان ۷۵ ڈبلیو پی۔
یہ دوائی تر وتر میں بحساب ۵۰۰ سے ۸۰۰ گرام فی ایکڑ ۱۵۰ سے ۲۰۰ لیٹر پانی میں ملا کر استعمال کریں تمام قسم کی جڑی بوٹیوں کو تلف کرے گی ریتلی زمین میں یہ دوائی استعمال نہ کی جائے۔

ج۔ ٹریبونل ۷۰ ڈبلیو پی = یہ دوائی ۷۰۰ سے ۸۰۰ گرام فی ایکڑ کے حساب سے ۱۵۰ تا ۲۰۰ لیٹر پانی میں ملا کر تر وتر میں سپرے کریں۔ ہر قسم کی جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریگی مزید معلومات کیلئے نظارت زراعت یا مقامی عملہ محکمہ زراعت سے رابطہ کیا جائے۔ دعا ہے اللہ تبارک تعالیٰ احباب کی مساعی کو ثمر بار فرمادے اور بہتر پیداوار حاصل ہو

(مرسلہ۔ نظارت زراعت ربوہ)

درخواست دعا

• میرا بیٹا عزیز خالد نصیرالدین احمد بعارضہ قلب بیمار ہے۔ اس کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
ممتاز بیگم والدہ خالد نصیرالدین

• میں عرصہ دو سال سے کینسر کی مریضہ ہوں اور بہت زیادہ تکلیف میں ہوں۔ گیس و پیٹ درد کی وجہ سے ساری ساری رات نیند نہیں آتی۔ احباب دعا کریں شافی مطلق خدا میری تکلیف کو جلد رفع فرمائے اور صحت کاملہ عطا کرے
(مریم صدیقہ زوجہ محمد اقبال ربوہ)

• عزیزم ڈاکٹر رشید احمد راشد آئی سپشلسٹ (نشتر ہسپتال ملتان) نے فضل عمر ہسپتال میں اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے (ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد)

• خاکسار کی بیٹی عزیزہ عطیہ بشریٰ رشید شدید طور پر بیمار ہے اور لنڈن کے ایک مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
(محمد عبدالرشید لنڈن)

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے" (حضرت اقدس)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک ان پڑھ احمدی عورت کا اعلیٰ درجہ کا نمونہ

اس نے کہا: میرا کوئی بیٹا رہے یا نہ رہے، مجھے اس آواز کا جواب دینا چاہیئے

حضرت فضلِ عمر کا بیان فرمودہ ایک ایمان افروز واقعہ

"تم میں سے بعض عورتیں ایسی عورتیں ہیں۔ جنہوں نے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا ہے۔ اگر وہ ان پڑھ جاہل اور غریب عورتیں ایسا اچھا نمونہ دکھا سکتی ہیں تو آسودہ حال اور پڑھی لکھی عورتیں کیوں ایسا نمونہ نہیں دکھا سکتیں۔ ایک جگہ رنگروٹ بھرتی کرنے کیلئے ہمارے آدمی گئے انہوں نے جلسہ کیا اور تحریک کی کہ پاکستانی فوج میں شامل ہونے کیلئے لوگ اپنے نام لکھوائیں۔ جن قوموں میں لڑائی کی عادت نہیں ہوتی۔ اس کے افراد ایسے موقع پر عموماً اپنا نام لکھوانے سے ہچکچاتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ایسا ہی ہوا۔ تحریک کی گئی کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر چاروں طرف خاموشی طاری رہی اور کوئی شخص اپنا نام لکھوانے کے لیے نہ اٹھا تب ایک بیوہ عورت جس کا ایک ہی بیٹا تھا اور جو پڑھی ہوئی بھی نہیں تھی اس نے جب دیکھا کہ بار بار احمدی ... (مربی) نے کھڑے ہوکر تحریک کی ہے کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں۔ مگر ہچکچاہٹ کی وجہ سے آگے نہیں بڑھتے۔ تو وہ عورتوں کی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے لڑکے کو آواز دے کر کہا

"او فلانے تو بولتا کیوں
تو نے نہیں سنا کہ (امام) وقت
کی طرف سے تمہیں جنگ
کیلئے بلایا جا رہا ہے۔"

اس پر وہ فوراً اٹھا اور اس نے اپنا نام جنگ پر جانے کیلئے پیش کر دیا۔ تب اس کو دیکھ کر اور لوگوں کے دلوں میں بھی جوش پیدا ہوا اور انہوں نے بھی اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے۔

وہ عورت زمیندار طبقہ میں سے نہیں تھی بلکہ غیر زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتی تھی جس کے متعلق زمیندار بڑی حقارت سے یہ کہا کرتے ہیں کہ وہ لڑنا نہیں جانتے مگر اس نے غیر زمیندار ہوکر اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور ایسی حالت میں محسوس کیا جبکہ وہ بیوہ تھی اور اس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا۔ اور آئندہ اسے کوئی بیٹا ہونے کی امید نہیں تھی۔ اس نے کہا جب خدا ..... کے نام پر ایک آواز اٹھائی جا رہی ہے تو پھر میرا کوئی بیٹا رہے یا نہ رہے مجھے اس آواز کا جواب دینا چاہیئے۔

شدید جذبات مقابل میں ویسے ہی جذبات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ جب اس نے یہ بات کہی تو کئی بزدل جو اپنے آپ کو پہلے بچا رہے تھے انہوں نے بھی اپنے آپ کو پیش کرنا شروع کر دیا۔"

(الازھار لذوات الخمار صہ۲)

الفضل خود خرید کر پڑھیئے

خبریں

★ وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے ایک ترجمان نے پنجاب میں چائے کی قلت کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات بڑی حیرت انگیز ہے کہ سوائے پنجاب کے ملک کے دیگر صوبوں میں کسی میں بھی چائے کی قلت نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ یہ معاملہ تشویشناک ہے متعلقہ وزارت کو اس بارے میں وزیر اعظم نے فوری طور پر ہدایت جاری کر دی ہے

★ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور وزیر اعلیٰ نواز شریف کے درمیان ہفتے کی شب انتہائی اہم ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات اس عشائیے کے موقع پر ہوئی جو وزیر اعظم نے امریکی کانگرس کے وفد کے اعزاز میں دیا تھا۔ ملاقات کے وقت امریکی کانگرس کی سب کمیٹی برائے ایشیا کے چیئرمین سٹیفن سولارز وزیر خارجہ اور دیگر لوگ شامل تھے۔

★ سٹیٹ بنک راولپنڈی میں افغان مہاجرین کی طرف سے ڈاکہ کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔

★ افغانستان سے روسی فوج کا انخلاء بڑی تیزی سے جاری ہے افغان مجاہدین کے اتحاد کے رہنما پروفیسر برہان الدین ربانی نے روس کے ساتھ مذاکرات پر دوبارہ آمادگی ظاہر کی ہے

★ پاکستان میں ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کرنے کے بارے میں بے نظیر نے کوئی ضمانت نہیں دی۔ پاکستان چاہے تو ایٹم بم بنا سکتا ہے مگر اس کے لئے ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ جیتنا ممکن نہیں۔ یہ باتیں امریکی کانگرس کے رکن مسٹر سٹیفن سولارز نے ایک تقریب میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے بتائیں۔

★ وفاقی شرعی عدالت نے خاتون سربراہِ مملکت کے مسئلے کے بارے میں دائر کردہ رٹ خارج کر دی ہے فاضل عدالت نے اپنی رولنگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئینی معاملات شرعی عدالت کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔ فاضل عدالت کا یہ بنچ چیف جسٹس اور پانچ ججوں پر مشتمل تھا۔

★ اگر بلوچستان ہائی کورٹ نے بلوچستان اسمبلی کو بحال کرنے کا فیصلہ نہ کیا تو اسمبلی کے انتخابات ۸ر مارچ کو منعقد ہوں گے۔ پاکستان الیکشن کمیشن جنوری کے آخری عشرے میں انتخابی شیڈول کا اعلان کر دے گا۔

★ بی بی سی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی کتاب دختر مشرق پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو یقین ہے کہ جیل کی کال کوٹھڑی میں ان کے والد مرحوم سے اس بات کا تحریری اعتراف حاصل کرنے کی کوشش کی گئی انہوں نے ملکی سیاست کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال کے پیشِ نظر خود جنرل ضیاء الحق کو اقتدار پر قبضہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور یہ کہ اقبالی بیان پر دستخط کرنے سے ان کا انکار متعلقہ فوجی افسر کے غیظ و غضب کی وجہ بن گئی غیر مصدقہ کہانی کے مطابق فوجی افسر نے قیدی کو غصے سے دھکا دیا اور اس کا سر دیوار سے اتنے زور سے ٹکرایا کہ وہ پھر کبھی نہ اٹھ سکا۔

★ پاکستان کرکٹ کے کپتان نے کہا ہے کہ وہ نیوزی لینڈ میں ہونے والے ٹیسٹ سیریز جیت لیں گے۔

مسٹر قیوم نظامی کو وزیر اعظم کے خصوصی معاون کی حیثیت سے تقرری جلد متوقع ہے ترجمان نے بتایا ہے کہ سرکاری طور پر اس کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

لازمی چندہ جات

(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)

اور

تزکیہ اموال ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(ناظر مال)

لاہور کیلئے خوشخبری

تمام وہ احمدی خاندان جو الفضل کا خطبہ نمبر نہیں خرید سکتے وہ اپنے مکمل ایڈریس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ خطبہ نمبر اُن کو بھجوایا جا سکے۔

(۔ عبدالمالک نمائندہ الفضل
دارالذکر ۸-۱۱۵ علامہ اقبال روڈ
لاہور نمبر ۵)

لاہور کے احباب متوجہ ہوں

لاہور کے جن احباب کو الفضل اخبار نہیں ملتا وہ لاہور میں ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب فون نمبر
۵۲۶۸۷ —— ۶۳۸۴۹
یا محمد عارف نجمی ایجنٹ اخبار الفضل لاہور کوارٹر ۱۵۔ چڑیا گھر۔ سے رابطہ قائم کریں۔

—— (مینیجر) ——

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک نزد ٹیڈر بکس ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: **مشہور دواخانہ**
نزد ٹیڈر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

اکسیر اپھارہ ☆ اکسیر دودھ
☆ اکسیر کنار ☆ تریاقِ زہر باد
☆ اکسیر سرگن ☆ اکسیر واہ
و دیگر اکسیرات حیوانات کے نرخ
فی پیکٹ ۳/، درجن ۲۷/، گرس ۳۰۲/
بونس علاوہ تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس: ۷۱۱، کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹر زہدی ۴۰۷